رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

از الفضل بیدِ اللّٰہ یؤتیہ من یشاء عسےٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللّٰہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

روزنامہ

# الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

شرح چندہ پیشگی

سالانہ للعہ
ششماہی ہیعہ
سہ ماہی للعہ

تارکا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۳۳

## مدینۃ المسیح

قادیان ۵ اکتوبر۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر وعافیت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پیشاب کی تکلیف ابھی ہے۔ گو پہلے سے کم ہے۔ اور بازو میں بھی درد ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

خانصاحب منشی برکت علی صاحب نائب ناظر بیت المال واپس آ گئے ہیں۔

جناب سول سرجن صاحب گورداسپور آج ۱۱ بجے آئے۔ اور نور ہسپتال کا معائنہ کیا۔ بعض دفاتر بھی دیکھے۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کو ہنڈے والی ضلع سرگودھا بھیجا گیا۔ مولوی عبدالغفور صاحب اور ملک محمد عبداللہ صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ سے واپس آ گئے۔

افسوس۔ میاں حسین بخش صاحب ساکن ونجواں ضلع گورداسپور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ بعمر ۷۵ سال وفات پا گئے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم بوجہ موصی نہ ہونے کے عام قبرستان میں دفن کئے گئے۔ [illegible]

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### طور اور فاران کی چوٹیوں پر ظاہر ہونے والا خدا آج پھر جلوہ کناں ہے

اس آخری زمانہ میں میرے پر تجلی فرمائی۔ بعض نادان جو خبیث اور بدذات ہیں کہتے ہیں۔ کہ وہ شیطان ہوگا۔ جو تم پر ظاہر ہوا۔ لعنۃ اللہ علیھم الیٰ یوم القیامۃ یہ نادان نہیں جانتے۔ کہ شیطان سب پر غالب نہیں مگر وہ خدا جو اپنے کلام اور کام کے ساتھ میرے پر ظاہر ہوا۔ وہ سب پر غالب ہے۔ کوئی ہے۔ جو اس کا مقابلہ کرے۔ مخالف مُردے ہیں۔ اور دشمن مرے ہوئے کیڑے ہیں۔ کوئی نہیں جو ان قدرتوں کا مقابلہ کر سکے جو اس کے کلام اور کام کے ذریعہ میرے پر ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ تمام صفتوں اور کامل قدرتوں کے ساتھ موصوف ہے۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں کوئی اس کا ثانی نہیں۔ وہ جو ہر روز میرے پر ظاہر ہوتا۔ اور اپنی قدرتیں مجھے دکھلاتا۔ اور اپنے عمیق در عمیق بھید میرے پر ظاہر فرماتا ہے۔ اور میں اپنے پورے یقین سے جانتا ہوں۔ کہ خدا وہی قادر خدا ہے۔ جس نے میرے پر تجلی فرمائی۔ اور اپنے وجود سے اور اپنے کلام اور اپنے کام سے مجھے اطلاع دی۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ قدرتیں جو میں اس سے دیکھتا ہوں۔ اور وہ علم غیب جو میرے پر ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ قوی ہاتھ جس سے میں ہر خطرناک موقعہ پر مدد پاتا ہوں۔ وہ اسی کامل اور سچے خدا کی صفات ہیں جس نے آدم کو پیدا کیا۔ اور جو نوح پر ظاہر ہوا اور طوفان کا معجزہ دکھلایا۔ وہ وہی ہے جس نے موسیٰ کو مدد دی جبکہ فرعون اس کو ہلاک کرنے کو تھا۔ وہ وہی ہے جس نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سید الرسل کو کافروں اور مشرکوں کے منصوبوں سے بچا کر فتح کامل عطا فرمائی۔ اسی نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مالی قربانی میں جماعت احمدیہ کا اخلاص

## احباب اور عہدہ داران جماعت مقامی کا شکریہ

دنیا اس وقت عالمگیر اقتصادی مشکلات میں سے گزر رہی ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد بھی اس سے باہر نہیں۔ بلکہ احمدیہ جماعت اپنی اقلیت کے سبب ابناء وطن کی مخالفتوں اور ریشہ دوانیوں کے باعث دوسروں سے بہت زیادہ مشکلات میں ہے۔

یہ امر جماعت احمدیہ کی قوت ایمانی کا ثبوت ہے۔ جو خدا کے مامور و مرسل کی شناخت سے اسے حاصل ہے۔ کہ باوجود مالی تنگیوں اور طرح طرح کی مشکلات کے خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے اخلاص اور ایثار میں ہر طرح ترقی کر رہی ہے جس کا اندکس جماعت کی وہ مالی قربانی ہے۔ جس کی نظیر روئے زمین پر کسی اور جگہ ملنی محال ہے۔ اور جس کے لئے جناب الٰہی میں ہماری طرف سے بے حد شکر واجب ہے۔ اس وقت میرے سامنے جماعتوں کے چندہ کی آمد پانچ ماہ (یعنے از یکم مئی ۱۹۳۷ء تا آخر ستمبر ۱۹۳۷ء) کا گوشوارہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان پانچ مہینوں میں جماعتوں کی طرف سے صرف ماہوار چندوں کی آمد جو داخل خزانہ ہوئی ہے۔ اس کی میزان مبلغ ۹۲۳۵۳ روپے ہے۔ اس کے مقابلہ میں سال گزشتہ کی ان ہی پانچ ماہ کے چندہ کی میزان مبلغ ۷۷۷۵۲ روپے تھی۔ گویا سال گزشتہ کی نسبت سنہ رواں کے پانچ ماہ میں مبلغ ۱۴۶۰۱ روپے کی بیشی ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

یہ بیشی صریحاً جماعت کے اخلاص اور بیداری کا بین ثبوت ہے (اس آمد میں صدر انجمن کی دیگر آمدنیاں شامل نہیں ہیں۔ اور نہ تحریک جدید کا چندہ ہی شامل ہے)۔

پس اس بیشی پر میں احباب اور عہدہ داران جماعت ہائے مقامی کی کوششوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ہم سب کو بیش از پیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

اس میں شک نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعتوں میں چندہ کے متعلق خاص بیداری پیدا ہوئی ہے۔ لیکن اس میں بھی کلام نہیں ہو سکتا کہ پھر بھی ترقی کے لئے بہت گنجائش ہے۔ بعض ایسی بھی جماعتیں ہیں۔ جن کے چندوں میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوئی۔ اس لئے احباب و عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی کوششوں کو اور بھی مضبوط کریں۔ اور وہ جماعتیں جو باقاعدگی کے لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ انہیں بھی عقدہمت باندھ کر کوشش میں لگ جانا چاہیئے تا وہ جدوجہد کے میدان میں پیچھے رہنے کی وجہ سے مورد الزام نہ ہوں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک سرخروئی حاصل کر سکیں۔ دعا ہے خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داری سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ناظر بیت المال قادیان

## مبلغین کلاس کے امیدواروں کیلئے ضروری اطلاع

مبلغین کلاس کے لئے امیدواروں کا انتخاب کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر ہوا ہے اس کا اجلاس مورخہ ۱۲ ؍اکتوبر بروز منگل بوقت صبح ۸ بجے قادیان میں ہوگا۔ جملہ امیدواران مطلع رہیں۔ اور وقت مقررہ پر کمیشن کے سامنے پیش ہوں تاکید ہے۔ ناظر تعلیم و تربیت

# ذکر حبیب

یعنی

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

### ۳۔ بعض احباب حضرت مسیح موعودؑ کو یانبی اللہ اپنے خطوں میں لکھا کرتے تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بعض اصحاب آپ کو یا نبی اللہ کر کے لکھا کرتے تھے۔ حضور نے کبھی کسی کو ایسا کرنے سے منع نہیں کیا۔ چنانچہ ایک پوسٹ کارڈ ایک صاحب اللہ بخش ساکن بدوملہی تحصیل رعیہ کا میرے پاس محفوظ ہے جس کا مضمون میاں اللہ بخش نے ان الفاظ سے شروع کیا۔

یانبی اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مائۃ الف الف ....

نوزائیدہ بچہ کا نام تجویز فرمائیں۔ .... نبی اللہ کا نام رکھا ہوا بابرکت ہوگا“ اس کارڈ پر ڈاک خانہ کی مہر ۷ ؍دسمبر ۱۹۰۷ء کی ہے۔ میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈاک کا جواب لکھنے پر مامور تھا۔ حضور نے اس کارڈ پر لکھا عبدالرحیم نام رکھدیں۔ اور کارڈ میرے پاس جواب لکھنے کے واسطے بھیج دیا۔ غیر مبائعین غور فرمائیں۔ مفتی محمد صادق ۵ ؍اکتوبر ۳۷ء

## یوم التبلیغ احمدیت کی تبلیغ کے لئے ۱۰ ؍اکتوبر ۱۹۳۷ء

ہر احمدی یوم التبلیغ کو جہاں تک ہو سکے تمام دوسرے کاموں سے فارغ ہو کر حتی الوسع تمام وقت تبلیغ میں صرف کرے۔ اور نہائت نرمی و ہمدردی اور خوش خلقی سے بغیر کسی بحث و مباحثہ و جھگڑا پیدا کرنے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام ہدائت پہونچا کر مسلمانوں کو اسلام کی طرف سچے طور سے رجوع ہونے اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دے۔ اور لوگوں کے اعتراضات کو نہائت صبر و سکون سے سنکر نرمی اور خیر خواہی میں ڈوبے ہوئے طریق سے کلام کرے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

## اگر خطرات سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو قربانیوں کی طاقت اپنے اندر پیدا کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

”میں نے متواتر توجہ دلائی ہے۔ کہ آئندہ کے خطرات کو محسوس کرو۔ اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ اور ان قربانیوں کی طاقت اپنے اندر پیدا کرو۔ جن کے نتیجہ میں محفوظ رہ سکو مگر بعینہٖ اسی طرح جس طرح ایک افیونی کو جگایا جاتا ہے۔ اور پھر سو جاتا ہے۔ پھر جگایا جاتا ہے۔ اور پھر سو جاتا ہے۔ جماعت کے دوستوں کو جگایا جاتا اور ہوشیار کیا جاتا ہے۔ اور وہ قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر پھر سو جاتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ کب تک کوئی گلا پھاڑتا رہے گا۔ اگر یہی حالت رہی تو تم سمجھ سکتے ہو کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا کے وعدے تمہاری کامیابی کے ہیں خدا تعالےٰ کے وعدے مشروط ہوتے ہیں۔ اگر انسان ان کا اپنے آپکو مستحق بنائے تو وہ پورے ہوتے ہیں۔“

جن مخلصین نے تیسرے سال کے وعدے ابھی تک پورے نہیں کئے۔ ان کو معلوم ہو کہ اس سال کے ختم ہونے میں بہت تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے۔ وہ جلد متوجہ ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ - رجب ۱۳۵۶ھ

# ہندوؤں اور مسلمانوں کی خوشکن باہمی رواداری کی مثالیں

گزشتہ دنوں پانی پت میں جو نہایت ہی افسوسناک ہندو مسلم اختلاف رونما ہوا۔ اس کی وجہ سے اگرچہ وہاں کے باشندوں کے تعلقات سخت کشیدہ تھے۔ اور اب جبکہ آریہ سماج والے اپنے جلسہ کے موقعہ پر باجا کے ساتھ جلوس نکالنا چاہتے تھے۔ خطرہ تھا۔ کہ حالات پہلے سے بھی زیادہ خراب اور رنج دہ نہ ہو جائیں۔ کیونکہ آریوں کے جلوس کے لئے جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ ان کی پابندی کرنے کے لئے وہ تیار نہ تھے۔ بلکہ ان کی خلاف ورزی کرنا چاہتے تھے۔ جس کے لئے ۳۵ - والنٹیرز کا پہلا جتھہ دہلی سے پانی پت کو روانہ بھی ہو گیا۔ حالانکہ آریہ اخبارات کا اپنا بیان یہ تھا کہ

"حسب دستور سابق جلوس کے راستے پر پابندی عائد کی گئی - اور کوئی نئی پابندی نہیں لگائی گئی"۔

(پرتاپ ۳ر اکتوبر)

باوجود اس کے آریہ صاحبان ان پابندیوں کو توڑنے پر پوری طرح آمادہ تھے۔ اور بعض سرکردہ مہاسبھائی بھی ان کی پیٹھ ٹھونک رہے تھے کہ دور اندیش اور عاقبت بین ہندو مسلمانوں میں ایک ثالثی بورڈ کی وساطت سے سمجھوتہ ہو گیا۔ جس کی رو سے اعلان کر دیا گیا۔ کہ مسلمانوں کو جامع مسجد کے پاس سے جلوس کے گزرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اور ہندو نماز کے وقت مسجد کے پاس باجا نہ بجائیں گے۔ اس سمجھوتہ میں شہر کی دوسری مسجدوں کے پاس باجا بجانے کا مسئلہ اہل جلوس کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا۔

اس کے بعد ۲ر اکتوبر کو جب آریہ سماجیوں نے جلوس نکالا - تو باوجود اس کے کہ نماز کا وقت نہ تھا۔ تاہم اہل جلوس نے جامع مسجد کے پاس باجا بند کر دیا۔ اور جلوس پُرامن طریق سے جامع مسجد کی گلی سے گزر گیا۔ نہ آریوں کو کوئی تکلیف پہونچی - اور نہ مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا۔ کہ وہ لوگ جو از راہِ عدم رواداری یہ کہتے ہیں کہ باجا بجانا ہندوؤں کا مذہبی فرض ہے۔ اور وہ مسجد کے پاس عین نماز کے وقت بھی باجا بجانے سے باز نہیں رہ سکتے۔ وہ خواہ مخواہ کی ضد کر رہے ہیں۔ اور وہ جو سب سے بڑا عذر یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ اگر مسجد کے پاس باجا بند کر دیا جائے۔ تو سارا جلوس بے مزہ ہو جائے گا۔ وہ بھی کوئی معقول بات نہیں کہی ہے اگر ہندو یا سکھ چاہیں۔ تو مسجد کے احترام میں بغیر نماز کے وقت کے بھی باجا بند کر سکتے ہیں۔ اور اس میں کسی قسم کا حرج نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ پانی پت میں ہوا۔

اگرچہ اس موقعہ پر پولیس اور حکام نے ممکن احتیاطی تدابیر اختیار کر رکھی تھیں۔ اور یہ بات ہندو مسلم رواداری کی اہمیت کو گھٹانے والی تھی۔ تاہم وہی پانی پت جہاں تھوڑا ہی عرصہ قبل ہندو مسلم کشمکش کئی ایک انسانی جانیں ضائع کرنے کا موجب بن چکی تھی۔ وہاں ہی سب سے پہلے رواداری کی مثال کا پیدا ہونا نہایت خوشکن اور امید افزا ہے اور امید کی جا سکتی ہے۔ کہ دیگر مقامات میں بھی اس کی تقلید کی جائے گی۔

اس سے بھی عمدہ مثال علی گڑھ نے پیش کی ہے۔ اخبار "ملاپ" (۵- اکتوبر) کا بیان ہے۔ کہ

"علی گڑھ میں رام لیلا ۱۲ سال تک نہ منائی جا سکی۔ لیکن اب کے صلح پسند مسلمانوں نے ایسا اچھا وطیرہ اختیار کیا۔ کہ ہندوؤں نے رام لیلا منانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پہلا جلوس نکل چکا ہے۔ جس میں ہندوؤں کو شربت وغیرہ بھی پلایا گیا۔ اور ہندوؤں نے از راہ رواداری مسجد کے سامنے باجا بند کر دیا"!!

مسجد کے سامنے باجا بند کر دینا اور کسی جلوس میں نہ صرف مزاحم نہ ہونا بلکہ اس کی عزت و احترام کرنا۔ اور شربت وغیرہ پلا دینا کتنی معمولی باتیں ہیں لیکن ان کے نتائج کیسے خوشکن اور مسرت انگیز ہیں۔ پھر جو طریق پانی پت اور علی گڑھ میں ہندو مسلمانوں نے اختیار کیا ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ دوسرے مقامات کے لوگ اختیار نہ کر سکیں۔ اور اس طرح نہ صرف ان جھگڑوں اور فسادات کا خاتمہ کر دیں۔ جو آئے دن ہندو مسلمانوں کو جانی، مالی اور اخلاقی نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ بلکہ وہ اتحاد اور اتفاق پیدا کریں۔ جو اہل ہند کو تعلیم یافتہ بنانے اور اپنے ملک پر آپ حکومت کرنے والی اقوام کے دوش بدوش کھڑا کرنے کے لئے ضروری ہے۔

## ضلع گجرات کے ستائیس ۲۷ دیہات پر تعزیری ٹیکس

ضلع گجرات کے دیہات میں اگرچہ آبادی کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے اور غیر مسلم خال خال پائے جاتے ہیں۔ لیکن مالی اور اقتصادی لحاظ سے مسلمان عام طور پر مفلوک الحال، نہایت مفلس اور غیر مسلموں کے قرض کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہندو اور سکھ جہاں بھی ہیں۔ اچھے خاصے مالدار اور نہایت منظم ہیں۔ پچھلے دنوں موضع آہلہ میں سکھوں نے جو اجتماع کیا۔ اور جو مسلم اور غیر مسلم تعلقات کے لئے زہر قاتل ثابت ہوا۔ اس کا موجب بھی اس علاقہ کے مسلمانوں کی غربت اور مفلوک الحالی ہی تھی۔ ان حالات میں یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے پولیس ایکٹ مجریہ ۱۸۶۱ء کی دفعہ ۱۵ کی رو سے اعلان کیا ہے۔ کہ ضلع گجرات کے ستائیس دیہات کے رویہ سے متاثر ہو کر حکومت نے پولیس کی تعداد میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے چار تعزیری چوکیاں قائم کی جائیں گی۔ اور پولیس کے اخراجات کے لئے متذکرہ صدر دیہات سے ٹیکس لیا جائے گا۔ مذکورہ بالا دیہات میں سے اہم آہلہ۔ منڈی بہاء الدین۔ واسو۔ خانانہ۔ کوٹھالہ سیداں۔ سہاوا۔ چک ۲۱ وغیرہ ہیں۔

موجودہ اقتصادی بدحالی کے ایام میں جبکہ امساک باراں کی وجہ سے زمیندار پہلے ہی نالاں ہیں۔ تعزیری پولیس کا ٹیکس دیہاتیوں پر بہت بڑی مصیبت ثابت ہوگا۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ اس علاقہ کے مسلم اور غیر مسلم متحد ہو کر حکومت کو یقین دلا دیں۔ کہ وہ آپس میں امن و چین سے رہیں گے۔ اور حکومت تعزیری پولیس مقرر کرنے کا ارادہ ترک کر دے۔

# لاہور میں آل انڈیا نیشنل لیگ کا عظیم الشان اجتماع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## نیشنل لیگ کورز کا شاندار جلوس

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سپاسنامہ اور حضور کی شاندار تقریر

(رپورٹر الفضل کے قلم سے)

۱۳ر اکتوبر۔ قادیان نیشنل لیگ کے تین سو باوردی والنٹیر اور ایک ہزار کے قریب دوسرے احباب صبح چھ بجے کی گاڑی پر سوار ہوکر ساڑھے دس بجے لاہور پہونچے۔ نیشنل لیگ کور نے تمام والنٹیرز کے لئے رعایتی واپسی ٹکٹ لے رکھے تھے۔ گاڑی قادیان سے نعرہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ اور احمدیت زندہ باد کے درمیان روانہ ہوئی۔ راستہ میں بٹالہ اور امرتسر سٹیشن پر بھی کثرت کے ساتھ احباب گاڑی میں سوار ہوئے۔ جب ۱۰½ بجے ٹرین لاہور پہونچی۔ تو چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لار قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور چند اور والنٹیرز کے ساتھ سٹیشن پر موجود تھے۔ ٹرین سے اتر کر والنٹیرز نے اللہ اکبر حضرت مرزا غلام احمد کی جے اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اور پھر نیشنل لیگ کور کے ممبر باقاعدہ لائن میں سٹیشن سے باہر آئے۔ دوسرے مقامات مثلاً گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ داتہ زیدکا۔ گھنوکے گٹھیالیاں۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ قادیانوالی۔ عہدی پور مالوکے۔ قلعہ اور دیگر مقامات سے بھی نیشنل لیگ کورز پہونچی ہوئی تھیں اور پنجاب کے قریباً تمام اضلاع سے احمدی احباب پہونچے ہوئے تھے۔

### جلوس

نیشنل لیگ کورز کا جلوس گیارہ بجے ایمپرس روڈ سے مرتب ہوا۔ ایک ہزار باوردی والنٹیرز کا یہ جلوس اللہ اکبر۔ حضرت مرزا غلام احمد کی جے۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد نیشنل لیگ زندہ باد۔ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ زندہ باد۔ قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کورز زندہ باد کے نعرے بلند کرتا ہوا روانہ ہوا۔ مختلف دستوں کے آگے آگے والنٹیرز جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر "شریعت اور قانون کی حفاظت ہمارا شعار ہے" "جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی ان سے ڈرتی ہے" "تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو" وغیرہ فقرات و اشعار لکھے ہوئے تھے۔

### جلوس مسجد احمدیہ میں

ریلوے روڈ اور سرکلر روڈ سے ہوتا ہوا جلوس مسجد احمدیہ میں پہونچا۔ جہاں جناب شیخ بشیر احمد صاحب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے والنٹیرز کے سامنے تقریر کرتے ہوئے نیشنل لیگ کے نصب العین کو بیان کرتے ہوئے انہیں اس مقصد کے حصول کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے اور اپنے اندر خدمت دین و ملک کا جوش اور ولولہ پیدا کرنے کی تلقین کی اور بیان کیا۔ کہ جب تک ہم اپنے مقاصد کو جن میں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ تمام بانیان مذاہب کی عزت لوگوں کے دلوں میں قائم کی جائے پورا نہ کرینگے ہمارے لئے چین لینا ناممکن ہے۔

آخر میں آپ نے اپنی مساعی کی بنیاد کو تقوے اللہ پر رکھنے اور اپنے آپ کو تمام نفسانی خواہشات سے پاک کرنے اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے دل میں ایک عزم پیدا کرنے کی تلقین کی۔

### نظام اور ضبط

مسجد احمدیہ سے جلوس بارہ بجے روانہ ہوا اور حسب سابق نعرے لگاتا ہوا سرکلر روڈ۔ فلیمنگ روڈ۔ میکلوڈ روڈ اور ایمپرس روڈ سے ہوکر احمدیہ ہوسٹل میں پہونچا۔ نیشنل لیگ کورز کا ضبط و تنظیم اور اس کا ڈسپلن نہایت اعلےٰ تھا۔ اور دیکھنے والوں کی توجہات کا مرکز بنا ہوا تھا۔

### جلسہ

طعام اور نماز ظہر و عصر کے بعد احمدیہ ہوسٹل کے وسیع احاطہ میں ایک وسیع شامیانہ کے نیچے جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ چار بجے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی سے بذریعہ موٹر تشریف لائے حضور کی آمد پر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جناب شیخ بشیر احمد صاحب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے حسب ذیل ایڈریس پڑھا۔

### سپاسنامہ

بخدمت اقدس امیر المومنین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ

سیدنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم ممبران و عہدیداران آل انڈیا نیشنل لیگ تہ دل سے حضور کے شکر گزار ہیں۔ کہ حضور نے اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود اپنے قیمتی اوقات میں سے کچھ وقت ہمیں بھی اس غرض کے لئے مرحمت فرمایا۔ کہ ہم حضور کی خدمت میں بعض معروضات پیش کرکے حضور کے قیمتی خیالات اور حضور کی ہدایات سے بالمشافہ مستفیض ہوسکیں۔

سیدنا! حضور کو علم ہوگا۔ کہ آج سے چند سال قبل جماعت احمدیہ کے اکثر افراد نے اس بات کو سختی کے ساتھ محسوس کیا تھا۔ کہ اب ملک کے حالات یہ تقاضہ کرتے ہیں۔ کہ ہم ملکی سیاست میں حصہ لیں اور برادران وطن کے دوش بدوش ملک کو آزاد کرانے کیلئے عملی اقدام کریں۔ اور برادران وطن پر یہ ظاہر کردیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا سیاسی مسلک ہی منزل مقصود تک پہونچنے کا یقینی ذریعہ ہے۔ نیز ملک کا موجودہ نظام حکومت بھی جمہوری نظام حکومت کو دیکھتے ہوئے عدل و انصاف کے معیار پر قائم نہ رہ سکا اور عدل و انصاف کی بنیاد بہت حد تک اس نے جمہور کی رائے پر رکھنی شروع کردی۔ جو ایک ایسی جماعت کے لئے جو اقلیت کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور جو عملی سیاسیات سے الگ ہے۔ اس طرف متوجہ کرنیکے لئے کافی تھی۔ کہ وہ سیاسی میدان میں بھی کامیاب سیاسی خدمات سرانجام دے اور اپنے دائرہ عمل کو مذہب اور تبلیغ مذہب تک ہی محدود نہ رکھے۔ جماعت کے اس احساس کو حکومت کے بعض ذمہ دار اراکین کی غیر ذمہ دارانہ حرکات سے بھی تقویت پہونچی۔ اس احساس کے ساتھ ہی ہمارے پیش نظر یہ مقصد بھی تھا کہ جماعت احمدیہ کے عظیم الشان مقاصد کے پیش نظر سیاسی جدوجہد کے مروجہ طریق میں ایک خوشگوار انقلاب پیدا کیا جائے اور چونکہ مذہب میں سب کچھ شامل ہے اسلئے جب تک سیاسیات میں حصہ لے کر جماعت کا ایک حصہ دنیا کو عملاً یہ نہ دکھائے کہ سیاسی جدوجہد کا صحیح اخلاقی و روحانی طریق کیا ہے۔ اسوقت تک جماعت احمدیہ کی غرض اور دنیا کے مستقبل کے لئے اس کے امکانات کئی لوگوں سے بالکل اوجھل رہینگے جماعت کے اس احساس کی خاطر اور ہمارا ایمان ہے

33

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اور کئی قابلِ قدر اغراض کی خاطر حضور نے اجازت بخشی۔ کہ جماعت کا وہ حصہ جو ملک کے قانون کی رُو سے یا اور کسی پابندی کے باعث سیاسیات سے مجتنب رہنے پر مجبور نہیں ہے۔ اپنے آپ کو ایسی سیاسی اغراض کے لئے منظم کرے۔ جو نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے مفید ہوں۔ بلکہ وسیع معنوں میں ملک کے تمام طبقات کے لئے مفید و بابرکت ہوں۔ اس اجازت کے ماتحت آل انڈیا نیشنل لیگ معرضِ وجود میں آئی۔ قواعد اور مقاصد کے اعتبار سے اس میں ہر عاقل مرد و عورت شریک ہو سکتا ہے۔ فی الحال اس کے ممبر عام طور پر وہی ہیں۔ جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضور نے یہ اجازت مرحمت فرماتے ہوئے دو شرائط عائد فرمائی تھیں۔ ایک یہ کہ ہمارا کوئی اقدام قانونِ شریعت اور روایاتِ اسلامیہ کے خلاف نہ ہو۔ دوسری یہ تھی۔ کہ نہ ہی ہمارا کوئی اقدام ملک کے مروجہ قانون کے خلاف ہو۔ عام سیاسی زندگی کے حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ شرائط جو بظاہر معمولی نظر آتی ہیں۔ درحقیقت بہت کٹھن شرائط ہیں لیکن اپنی مختصر سی سیاسی جد و جہد کی بنا پر ہم پورے طور پر مطمئن ہیں کہ صحیح سیاست۔ وہ سیاست جو اخلاقی اور روحانی لوازمات اور انسانی ضمیر کے بلند سے بلند تقاضوں کو پورا کر سکتی ہے۔ وہی سیاست ہے جس میں قانونِ شریعت کا پورا احترام ہو اور رائج الوقت قانون کی پابندی ہو۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ قانون کا علاج قانون کو توڑنے سے نہیں۔ بلکہ قانون سے ہی ہونا چاہیئے۔ اور اگر یہ نہیں ہو سکتا۔ تو قانون کو بدلوانے سے ہونا چاہیئے۔ اور یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو شرعی قانون کے ماتحت ہم یہی لازم سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اس حکومت کی حفاظت سے علیحدہ ہو جائیں۔ جس کے قانون کو ہم ناقابلِ برداشت سمجھتے ہیں۔ اور جس کے بدلوانے میں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس طریقِ سیاست سے بعض اوقات ایسے ایسے راستے کامیابی کے نظر آنے لگتے ہیں۔ جو ہمارے وہم و خیال میں بھی نہیں ہوتے۔ ہمیں اس سے خوشی ہے۔ کہ ملک کی سب سے زیادہ منظم سیاسی جماعت جس نے قانون شکنی کو ایک سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا۔ اب اس بات کو محسوس کرنے لگی ہے۔ کہ حکومت انسانی تمدن کا ایک جزوِ لاینفک ہے اور حکومت کا قیام اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ اس کے قانون کا احترام ہر فرد و بشر اپنے فرائض میں داخل کر لے ہمیں امید ہے۔ کہ حکومت کی آئینی ذمہ داریوں سے خوگر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ قانون شکنی کے جواز کو اپنے سیاسی فلسفہ سے بالکل خارج کر دے گی۔ اور اس کے بجائے وہ اصول اختیار کرے گی۔ جس پر آل انڈیا نیشنل لیگ شروع سے کاربند ہے:۔

اس امتیازی طریقِ کار کے ساتھ ہمارے کچھ امتیازی مقاصد بھی تھے۔ جو حضور نے پسند فرمائے تھے۔ ان مقاصد میں ایک بڑا مقصد یہ تھا۔ کہ ملک کی مکدر فضا کو خوشگوار بنایا جائے۔ ہمارا ملک مذاہب کی آماجگاہ ہے۔ اور ان کے متبعین ایک دوسرے کو مذہبی تعصب کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور جبکہ پریس میں اور پلیٹ فارموں پر کثرت سے سخت دل آزار حملے ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں پر روا رکھے جاتے ہیں تو ہم اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ پرائیویٹ مجالس میں اور افراد کے دلوں میں کس خطرناک حد تک ایک دوسرے سے بغض و عناد پایا جاتا ہوگا۔ مذہبی تعصبات کے علاوہ کچھ ایسی مساعی بھی ہمارے ملک میں کارفرما ہیں۔ جن کی بنیاد کسی نیک نیتی پر نہیں۔ اور جو ان تعصبات کو اپنا آلہ کار بنا کر ملک کی فضا کو بد سے بدتر بنانے میں مصروف رہتی ہیں چنانچہ ہماری لیگ کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے۔ کہ ہم ملک کی اس ذہنیت کو بدلنے کی کوشش کریں اور مذہبی پیشواؤں کے احترام کو پبلک اور پرائیویٹ زندگی کے بڑے سے بڑے اصولوں میں داخل کریں۔ ہمیں اس اظہار خیال پر مسرت ہوتی ہے۔ کہ ملک کا ایک حصہ آہستہ آہستہ اس اصول کا قائل ہوتا جا رہا ہے۔ کہ مذہبی پیشواؤں کا احترام عام طور پر امن اور عافیت کے لئے ضروری ہے۔ اور ہمارے ملک کے لئے (جس میں قریباً تمام مذاہب کے ماننے والے بود و باش رکھتے ہیں) یہ احترام کا جذبہ اور بھی ضروری ہے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس جماعت کے مذہبی اصولوں میں سے یہ ایک اصول ہے۔ کہ ان تمام بانیانِ مذاہب کو جنہوں نے خدا کی طرف سے آنے کا دعوے کیا۔ اور جن کو دنیا میں قبولیت حاصل ہوئی۔ اور اب تک ان کی محبت انسانوں کے دلوں میں قائم ہے۔ ان سب کو خدا کی طرف سے مانا جائے۔ چنانچہ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے جو بڑا احسان اس ملک کے مذہب اور اس ملک کی سیاست پر کیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی جماعت کے دلوں میں خاص طور پر اور باقی مسلمانوں کے دلوں میں عام طور پر ہندوستان اور ایشیا کے معروف مذہبی پیشواؤں کے متعلق عقیدت اور احترام کے جذبات پیدا کر دیئے۔ اب احمدیوں کو خصوصاً اور باقی مسلمانوں کو عموماً یہ سکھانے کی ضرورت نہیں۔ کہ حضرت رام چندر جی علیہ السلام۔ حضرت کرشن جی علیہ السلام۔ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ حضرت بُدھ علیہ السلام۔ حضرت کنفیوشس علیہ السلام اور حضرت زرتشت علیہ السلام کی عزت کریں۔ ہمارا جذبہ ان بزرگوں کی نسبت محض عزت کا جذبہ نہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ایمانی عقیدت کا جذبہ ہے۔ اور ہم ان کو ایسا ہی بزرگ اور خدا کی درگاہ میں مقبول اور اس کی طرف سے مامور سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ دوسرے بزرگوں کو لیکن افسوس ہے۔ ملک کا بیشتر حصہ ابھی اس خیال کو جذب نہیں کر سکا۔ ملک کے بعض معروف لیڈر اپنی انفرادی حیثیت میں اس جذبہ کا اقرار کرتے ہیں۔ اور ہم ان کے اس اقرار کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن جب تک یہ جذبہ انفرادی حیثیت سے نکل کر قومی حیثیت اختیار نہ کرلے۔ ہمارے ملک کے مذہبی تعصبات کبھی امن پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ ہاں ہمیں اس سے خوشی ہے۔ کہ پنجاب کے نئے دَور کے پہلے وزیراعظم جو صوبہ میں اتحاد کی کوشش کر رہے ہیں اتحاد کانفرنس کی ایک سب کمیٹی سے یہ اصول منوانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ کہ مذہبی پیشواؤں کا احترام پبلک زندگی کے دستور العمل میں شامل ہونا چاہیئے۔ خدا کرے۔ کہ یہ اصول لفظی حیثیت سے نکل کر حقیقی اور عملی حیثیت اختیار کرلے:۔

ہمارے مقاصد میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ اپنے عمل اور اپنے نمونہ سے پبلک مناقشات کے اس ناگوار حصہ کو مٹا دیں۔ جو عدم برداشت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے پیشِ نظر ہم نے ایک والنٹیئر کور قائم کی۔ جس کا فرض ہے۔ کہ وہ مختلف الخیال لوگوں کے جلسوں کے انتظام اور انصرام میں بھی جا کر مدد دیا کریں۔ مناسب مواقع کی کمی کی وجہ سے ہمارے اس مقصد سے ملک کے مختلف طبقات پورے طور پر متاثر نہیں ہوئے:۔

اب ملک کی حالت یہ ہے۔ کہ گو رعایا کے مختلف طبقات بالعموم اور بظاہر امن میں رہتے ہیں۔ لیکن دلوں کے اندر اس قدر کدورت ہے۔ کہ خیال ہوتا ہے۔ کہ اگر ذرا بھی موقعہ ملے۔ تو ہمارے ملک کی مختلف قومیں ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو جائیں۔ اس ذہنیت کا مظاہرہ فرقہ وارانہ فسادات کی صورت میں ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ کدورت تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ دونوں قسم کے طبقات میں موجود ہے۔ بلکہ تعلیم یافتہ طبقات میں بوجہ اس کے کہ سیاسی زندگی میں اور حصول مراعات و ملازمت میں اس کا آپس میں زیادہ معاملہ رہتا ہے یہ کدورت زیادہ پائی جاتی ہے۔ مختلف سیاسی مسائل کے حل کے لئے حکومت انگریزی نے کمیونل ایوارڈ نافذ کیا ہے۔ برادرانِ وطن کا ایک طبقہ اس کے بھی خلاف ہے۔ لیکن اس میں کلام نہیں۔ کہ جب تک ملک کے تمام طبقات بطور بدل ایسا دستور اساسی تجویز نہیں کرتے۔ جس پر تمام طبقات مطمئن ہوں۔ کمیونل ایوارڈ کے خلاف محاذ قائم رکھنا بے معنی ہے۔ اور ملک کی سیاسی ترقی میں حائل ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے علاوہ ہمارے ملک کی پبلک زندگی میں بہت بڑی بے چینی اس وجہ سے بھی پیدا ہو رہی ہے۔ کہ ملک کے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے کاری روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور وہ اپنی زندگیوں کو بیکار دیکھ کر زندگی اور زندگی کے مروجہ نظام سے بددل اور متنفر ہو رہے ہیں۔ نوجوان اپنے آبائی پیشوں کو چھوڑ کر یا انکے روزگار کی کوئی صورت نہ دیکھ کر تعلیم کی طرف کھنچ رہے ہیں۔ کیونکہ شائد تعلیم سے ان کے لئے ترقی کے میدان کھل جائیں۔ لیکن جب وہ تعلیم پر اپنا وقت اور سرمایہ خرچ کر چکتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے تعلیم سے حاصل تو کیا کرنا تھا وہ اپنے آبائی پیشے سے بھی محروم ہو چکے ہیں۔ بیکاری کی وجہ سے بے چینی کا پیدا ہونا لازمی ہے لیکن اس بے چینی میں ایک اور وجہ سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے ملک بارسوخ طبقات اور بارسوخ خاندان اپنے رسوخ کی وجہ سے ایک حد تک ان پریشانیوں سے آزاد ہیں۔ جو ان طبقات اور ان خاندانوں کو لاحق ہیں۔ جن کا ملک کی سیاست میں اثر و رسوخ کچھ کم ہے۔ اور اس وجہ سے نئے دور میں امراء اور غرباء کے سیاستاً طاقتور اور سیاستاً کمزور طبقات میں ایک شدید قسم کی جنگ کے چھڑ جانے کا امکان صاف نظر آ رہا ہے۔

سیدنا! ہماری درخواست ہے کہ حضور کسی ایسے طریق عمل کی طرف ہماری راہنمائی فرمادیں۔ کہ ہماری حقیر کوششیں اور ہماری حقیر قربانیاں ملک کے لئے عام طور پر اور ملک کے کمزور و نادار طبقات کے لئے خاص طور پر بیش از بیش مفید و بابرکت ثابت ہوں۔

سیدنا! آج ہندوستان میں ہی بے چینی کا دور دورہ نہیں۔ واقعات عالم اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ آج دنیا سے امن و امان سٹ چکا ہے۔ بین الاقوامی تعلقات اس درجہ کشیدہ ہو چکے ہیں کہ سوائے ایک عظیم الشان روحانی انقلاب کے دنیا کے فلاح کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔

سیدنا! ہم جو کچھ ہیں اپنے آپ کو خدمت کے لئے حاضر کرتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ ہم اپنی غفلتوں کو دور کر کے حتی الوسع ایسے اصولوں پر اور ایسے پروگرام پر کاربند ہوں گے۔ جو ہماری اور باقی سب کی بہتری کا موجب ہو۔ آخر میں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ تمام طاقتیں اور تمام برکتیں در اصل خدا کے قبضہ میں ہیں اور ہماری کوششیں اور ہماری ہمتیں ہیچ ہیں جب تک کہ اس کا فضل شامل نہ ہو۔ اس لئے ہم حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہماری نیتوں کو خالص کر دے۔ اگر ان میں کچھ نفسانی اغراض غیر محسوس طور پر داخل ہو گئی ہوں۔ تو خدا ان کو دور کر کے ہماری نیتوں کو خیر اور بھلائی کیلئے وقف کر دے اور پھر ہمیں وہ علم دے۔ جس سے ہم کامیابی کے رستوں کو آسانی سے پہچان سکیں۔ اور عمل کی وہ توفیق عطا فرمائے۔ کہ بڑی سے بڑی قربانی ان راستوں میں ہمیں حقیر معلوم ہو۔ نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں منزل مقصود تک پہنچائے۔ آمین

ہم ہیں حضور کے ادنیٰ خدام
ممبران و عہدیداران آل انڈیا نیشنل لیگ
لاہور ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۷ء

### حضرت امیر المومنین کی تقریر

ایڈریس کے ختم ہونے پر حضور نے تقریر فرمائی۔ جو نہایت ولولہ انگیز تھی۔ پانچ چھ ہزار کے درمیان مجمع تھا۔ جس میں غیر احمدی و غیر مسلم معزز حضرات بھی بکثرت شریک تھے۔ اخبارات کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ حضور کی تقریر کا ملخص جو رات کو بذریعہ ٹیلیفون موصول ہوا قبل ازیں شائع کیا جا چکا ہے مفصل تقریر انشاء اللہ پھر شائع کی جائے گی۔ تقریر ۷ بجے شام ختم ہوئی۔ نیشنل لیگ کور اور دوسرے احباب نے احمدیہ ہوسٹل میں کھانا کھایا اور رات وہیں بسر کی۔

### واپسی

پیر کو ۱½ بجے شام کی ٹرین سے روانہ ہو کر قادیان کی نیشنل لیگ کور واپس قادیان پہنچ گئی۔ واپسی پر بھی کور کے والنٹیرز باقاعدہ مارچ کرتے ہوئے سٹیشن پر پہونچے۔ اور سٹیشن پر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت مرزا غلام احمد کی جے اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگائے۔ جلوس در جلسہ خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ غیر احمدی و غیر مسلم اصحاب حضور کی تقریر کو ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ تقریر سے متاثر ہو کر بعض احباب نے حضور کے تبحر علمی اور حضور کی بے نظیر سیاسی واقفیت کی تعریف کی۔

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کا خلاصہ

## ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے

ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کی جو اطلاع مختلف اخبارات میں شائع ہوئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

لاہور ۱۴ر اکتوبر۔ کل سہ پہر جماعت احمدیہ کی سیاسی انجمن آل انڈیا نیشنل لیگ کیطرف سے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

اس وقت سیاسی لیڈروں کا سب سے بڑا فرض یہ ہے۔ کہ عوام کے دماغی توازن کو قائم رکھیں۔ ایسے لیڈروں کے ہاتھوں عوام کے دماغی توازن کے بگڑ جانے کا ہر لحظہ خطرہ لاحق رہتا ہے۔ جو کامیابی کے لئے ارزاں اور اوچھے طریق اختیار کرنے کے عادی ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قسم کے توازن کے بغیر کوئی پالیسی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

اپنی طویل تقریر کے دوران میں آپ نے فرمایا یہ بات صحیح نہیں کہ جماعت احمدیہ نے اب سیاسیات میں حصہ لینا شروع کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک کے سیاسی معاملات میں جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ملک کی راہنمائی کی ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ افراد جماعت نے بحیثیت افراد اس سے پہلے سیاسیات میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ لیکن اب آل انڈیا نیشنل لیگ کے قیام کے ذریعہ انہیں شریعت اور قانون کی پابندی کے ساتھ ایسا کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

مذہبی امن کے متعلق اظہار خیالات فرماتے ہوئے آپ نے لیگ کی اس تجویز کی تائید کی۔ کہ تمام مذہبی پیشواؤں کا ادب و احترام قائم رکھنے کے لئے قانون نافذ کرنا چاہیئے۔ آپ نے موجودہ قانون پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس قانون کی رو سے کسی قوم کو اپنے مذہبی پیشواؤں پر حملہ کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اور حکومت جس کو یہ امتیاز حاصل ہے۔ اپنی پالیسی کے مطابق جس طرح چاہتی ہے اسے استعمال کرتی ہے۔

کانگرس کے قبول وزارت کے متعلق خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ مستقل سیاسی ترقی عدم تعاون کی بجائے تعاون سے حاصل ہوتی ہے۔ قبول وزارت نے کانگرس کے لئے یہ موقعہ بہم پہونچا دیا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے ساتھ اپنی خیر خواہی رواداری اور فرقہ پرستی سے بالاتر رہنے کے دعوے کا عملی ثبوت پیش کر سکے۔

سیاسی فرقہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اس امر کا اعتراف فرمایا۔ کہ اگر کمیونل ایوارڈ کو ایک مستقل حیثیت دے دی جائے۔ تو یہ بات قومیت کے نشوونما میں روک ثابت ہوگی۔ تاہم سردست اس قسم کا انتظام اہم اور ضروری ہے لیکن ضرورت ہے۔ کہ اس قسم کے فرقہ وار ایوارڈ کو ۱۵ سال تک محدود کر دیا جائے جس کے بعد یہ مسئلہ استصواب رائے عامہ کے ذریعہ طے کیا جائے۔ مستقل اور پائیدار مفاہمت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس مسئلہ کو مجالس آئین ساز میں اقلیتوں کے نمائندوں کے سامنے پیش کرنے کی بجائے خود عوام کے سامنے پیش کیا جائے

بیکاری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ یہ ایک عالمگیر مسئلہ ہے۔ جو اپنے اندر اخلاقی اور روحانی مسائل لئے ہوئے ہے۔ اور جس کے حل کے لئے وسیع النظری کی ضرورت ہے۔ آپ نے واضح طور پر فرمایا کہ انسانوں کے درمیان تفرقہ اور عدم اتحاد تین اقتصادی طریقوں کا نتیجہ ہے جو یہ ہیں۔ اول سود۔ دوم۔ ایکسچینج (مبادلہ کے جدید طریقے) اور ہورڈنگ یعنی دولت جمع کرنے کے لئے ناجائز طریقے۔ آپ کی تمام تقریر انتہائی غور و انہماک کے ساتھ سنی گئی۔ جلسہ وغیرہ کا انتظام نیشنل لیگ کے والنٹیرز کے ہاتھ میں تھا۔ جو پنجاب کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام کا بلند ترین نصب العین

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

اسلام کیا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو ہر اس شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے جو مذہب اسلام کی تحقیق و تدقیق کا اشتیاق رکھتا یا یہ تڑپ اپنے سینہ و دل میں پاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرے۔

اور چونکہ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس کا تعلق نہ صرف اس دنیوی زندگی سے بلکہ انسان کی اس اخروی زندگی کے ساتھ بھی ہے جس میں انسانی روح اللہ تعالےٰ کی ابدیت کے نیچے پوشیدہ ہو کر غیر فانی حیات کی مالک ہو جائیگی۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں مذہب اسلام کی وہ مختصر حقیقت جو انسانی روح کی تسکین کا باعث ہو سکتی ہے۔ پیش کر دی جائے۔

## اسلام کا دعوےٰ

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کا پہلا اور سب سے بڑا دعوےٰ یہ ہے کہ وہ دنیائے مذاہب میں ایک اکمل ترین مذہب ہے۔ اور کوئی مذہب اس کی تعلیم اور اس کے محاسن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ دعویٰ اس نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ کے الفاظ میں پیش کیا۔ مگر چونکہ یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ اسلام کو شائد کلیتہً کوئی نیا مذہب ہونے کا دعوےٰ ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔ آپ لوگوں سے یہ کہدیں۔ کہ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ یعنی میں کوئی نیا رسول نہیں۔ یا بالفاظ دیگر اسلام کوئی نیا مذہب نہیں۔ بلکہ اسی سچائی کا ایک سلسلہ ہے۔ جس کو اپنے ہاتھوں میں لئے ابتدائے آفرینش سے لیکر اب تک خدا تعالےٰ کے ہزاروں انبیاء مبعوث ہوئے۔ گویا اسلامی اصول کی بنیاد اس عالمگیر سچائی پر ہے۔ جس کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ سچائی واحد ہے۔ اور سچائی ابدی ہے۔ اسی لئے اسلام تمام انبیائے سابقین کی رسالت کو تسلیم کرتا اور ان کی تعلیموں کو منجانب اللہ قرار دیتا ہے۔ گو ساتھ ہی وہ اس امر کا بھی دعویدار ہے کہ ان تعلیموں میں انسانی ہاتھوں سے دست برد ہو چکی اور وہ تحریف و الحاق کا تختۂ مشق بن گئیں۔ اس وجہ سے اب یہ معلوم کرنا نہایت مشکل ہے کہ ان تعالیم میں سے کونسی تعلیم رب العرش کی طرف سے ہے۔ اور کونسی تعلیم انسانی دماغوں نے اختراع کر کے صحف الٰہیہ میں داخل کر دی۔ لیکن اجمالی طور پر اسلام ہر راستباز مسلم کا یہ فرض قرار دیتا ہے۔ کہ وہ دنیا کے تمام مذاہب کی بنیاد راستی پر تسلیم کرے۔ اور ہادیان مذاہب کو قابل احترام یقین کرے۔ اسی لئے اسلام کے ہر سچے پیرو کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ وہ تمام اہل مذاہب کے ساتھ رواداری کا برتاؤ کرے اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔ جو کسی کے لئے باعث آزار ہو۔ غرض مسلمان کہلانا اس امر کا مترادف ہے۔ کہ ادیان عالم میں جو جو خوبیاں پائی جاتی ہیں ان تمام خوبیوں کا اعتراف کیا جائے۔ اور ہر سچائی پر خلوص دل سے ایمان لایا جائے۔ اس ارشاد ربانی کا جس آیت کریمہ میں ذکر ہے وہ یہ ہے۔ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔

## امن اور صلح کا مذہب

اس امر سے ہر شخص بآسانی یہ اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ اسلام امن اور صلح کا مذہب اور رواداری اور محبت کا دین ہے۔ آج دنیا مختلف مناقشات اور مذہبی تنازعات کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ اور ہر صلح جو انسان یہ حالات دیکھکر دردمند ہے۔ لیکن ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر دنیا میں اسلام کے رواداری اور فیاضی سے مملو اصول کی ترویج کی جائے اور ان کی عالمگیر صداقت کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو بہت حد تک ان مناقشات اور اس مذہبی دلآزاری کا سدباب ہو سکتا ہے۔ جس کا وجود بدقسمتی سے آجکل کی تحریرات میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

## حقیقی اسلام اور سچا مسلمان

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام از روئے لغت کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا نام ہے اور از روئے قرآن کریم اس زندہ دین اور زندہ مذہب کا نام ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے دنیا میں نازل ہوا۔ جیسا کہ آیت قرآنی هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ سے بھی ظاہر ہے۔ اور مسلمان وہ کہلاتا ہے۔ جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے خدا تعالےٰ کے کسی نیک بندے کو دکھ نہ پہونچے۔ وہ اپنوں اور بیگانوں کے لئے سراپا رحمت ہو۔ وہ مصیبت کے وقت ان کے کام آنے والا ہو۔ وہ فتنہ و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے مجتنب رہنے والا ہو۔ وہ پانچوں وقت اپنے بدن کو پاک صاف کر کے اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے والا ہو وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں نہائت مستعد اور ہوشیار ہو۔ وہ ابدؤا کلامکم بسلام پر عمل کرنے والا ہو۔ وہ افشوا السلام کی ہدایت کو ہر وقت زیر نظر رکھنے والا ہو اور جب بھی کسی دوسرے مسلمان بھائی کو دیکھے یا اس سے ملاقات کرے اسے السلام علیکم کہنے والا ہو۔ پھر شفقت علی خلق اللہ کا جذبہ اسمیں بحدّ کمال پایا جاتا ہو۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت ہر وقت اس کی قوت عمل کو حرکت میں لا رہی ہو۔ غرض اسلام دنیا میں صلح اور محبت کا پیغام لیکر آیا۔ وہ تمام کینوں اور ہر قسم کی کدورتوں اور رنجشوں سے نوع انسان کو بچانے کے لئے نازل ہوا۔ اور یہ ایک ایسی خوبی ہے۔ جو خود اس کے نام میں مرکوز ہے۔ کیونکہ اسلام کے لفظی معنے صلح و محبت کے ہیں۔ اور حقیقی مسلمان وہی کہلاتا ہے۔ جو ایک طرف مخلوق سے اپنی محبت کا تعلق رکھے تو دوسری طرف خالق سے اپنا عشق مضبوط کرتا چلا جائے۔ اس کے مقابلہ میں مسیحیت کو دیکھا جائے تو انجیل میں لکھا ہے

"یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا۔ صلح کرانے نہیں۔ بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کر دوں"۔ (متی ۱۰/۳۵)

پھر لکھا ہے:۔

"میں زمین پر آگ ڈالنے آیا ہوں۔ اور اگر لگ چکی ہوتی تو میں کیا ہی خوش ہوتا ... کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں بلکہ جدائی کرانے"۔

(لوقا ۱۲/۴۹)

اسلام اور مسیحیت کے نصب العین کا یہ فرق ہر بصیرت رکھنے والے انسان کو یہ بتانے کے لئے کافی ہے۔ کہ کونسا مذہب دنیا میں صلح قائم کر سکتا ہے اور کونسا مذہب فتنہ و فساد کی آگ کو ہوا دینے اور لوگوں کو قتل و خونریزی پر برانگیختہ کرنے والا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مکمل اور مبارک مذہب

بہر حال اسلام نہ صرف کام کے لحاظ سے بلکہ اپنے نام کے لحاظ سے بھی ایک مبارک اور مکمل مذہب ہے۔ اور وہ خدا جس نے اسلام نازل فرمایا۔ اس کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک نام السلام بھی ہے اور یوں بھی اللہ تعالےٰ نے بتا دیا کہ اسلام اپنے پیروؤں کو فرمانبرداری اور اطاعت کی راہ سے امن اور سلامتی کے سرچشمہ تک پہنچانا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس کا مبداء "السلام" ہے پھر اسلام کا منتہیٰ اور منزل مقصود دار السلام ہے یعنی امن اور سلامتی کا گھر جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ واللہ یدعوا الی دار السلام۔ کہ اے لوگو خدا تمہیں دار السلام کی طرف بلا رہا ہے۔ جہاں تحیتھم فیھا سلام کے مطابق ہر وقت سلامتی ہی سلامتی تمہارے آگے پیچھے ہوگی۔ کیونکہ اب یہی ایک راہ ہے۔ جو اس کی محبت کی آغوش تک تمہیں پہنچانے والی ہے۔ باقی تمام دروازے بند ہو گئے۔ اور خدا تعالےٰ کے قرب کے تمام راستے مسدود کر دیئے گئے۔ صرف ایک دروازہ اور صرف ایک راستہ کھلا ہے۔ وہ کیا؟ صرف اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع چنانچہ فرمایا۔ ان الدین عند اللہ الاسلام اور باقی ادیان تمام کے متعلق فرمایا۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخسرین کہ وہ شخص جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب کا متبع ہو یاد رکھے کہ خدا اس کے مذہب کو قبولیت کی نگاہ سے دیکھنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ اس نے تو سابقہ ادیان کو منسوخ کر کے ایک کامل و مکمل مذہب نازل کر دیا۔ اب جو شخص اعلےٰ کو ترک کر کے ادنیٰ چیز پر گرتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی اس بیش قیمت خلعت کی۔ جس پر ورضیت لکم الاسلام دیناً لکھا ہوا ہے سخت بے قدری کرتا ہے اور ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ آخرت میں خدا اسے نیک جزا دے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے موقع پر فرمایا کہ قل للذین اوتوا الکتاب والامیین ءاسلمتم فان اسلموا فقد اھتدوا۔ کہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اور امیین یعنی اہل عرب سے کہدو۔ کہ کیا تم اسلام قبول کرتے ہو اگر وہ اس کے بعد اسلام قبول کر لیں تو سمجھ لو کہ وہ کامیاب ہو گئے اور قعر ضلالت سے نکل کر جادہ صداقت پر قائم ہو گئے پھر اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ لیس کمثلہ شیئ۔ لہ الاسماء الحسنیٰ۔ الحی القیوم۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار کا مصداق اور تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ اسلام کا نبی وہ نبی ہے جو محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہے جو بشیر نذیر داعی الی اللہ سراج منیر اور رحمۃ للعالمین ہے اور اس بلند مرتبہ کا نبی ہے کہ خدا تعالےٰ قیامت تک آنے والے بندوں کو کہتا ہے اگر تم میری محبت کے طلبگار ہو تو میرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ پر اپنا سر جھکاتے ہوئے آؤ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ پھر اسلام کی شریعت وہ کامل شریعت ہے جو امام ھدیٰ۔ نور۔ رحمت۔ تذکرہ موعظہ اور فرقان ہے اور جس میں تمام صحف سابقہ الہامیہ کی بہترین تعلیموں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ فیھا کتب قیمہ۔ اسی طرح اسلامی امت خدا تعالےٰ کے حضور خیر امۃ ہے۔ اور اس میں شامل ہونے والوں کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کہ لوگوں کو نیک کاموں کی تلقین کرتے رہو اور برے کاموں سے روکو غرض اسلامی تعلیم کے مطابق ہر مومن دنیا کا مصلح اور ہادی ہے۔ اور اس کا فرض ہے کہ وہ عالم کے بگاڑ کو [illegible] کر کے خاموش نہ بیٹھا رہا کرے۔ بلکہ اسے ہر امکانی جد و جہد سے دور کرنے کی کوشش کرے۔ پھر اسلام صرف اس بات کا نام نہیں۔ کہ کوئی شخص منہ سے کہہ دے کہ میں مسلمان ہو گیا۔ بلکہ ادخلوا فی السلم کافۃ کے مطابق ایک شخص مسلمان تب کہلا سکتا ہے۔ جب اس کے جسم کا کوئی حصہ اور اس کے دل اور دماغ کا کوئی گوشہ قبولیت اسلام سے باہر نہ ہو اس کا دل اس کا دماغ اس کے کان اس کی آنکھیں اس کا ناک اس کی زبان اس کے ہاتھ اور اس کے پاؤں غرض اس کے سب اعضاء اور جوارح اسلامی احکام کا جوا اٹھائے ہوئے ہوں اور وہ اپنے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہوں اور ان تمام منہیات سے بچے ہوئے ہوں۔ جن سے اسلام نے قرآن کریم میں روکا چنانچہ فرمایا۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن کہ وہی شخص مسلم کہلا سکتا ہے۔ جو کامل طور پر اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار اور مطیع ہو اور اپنے تمام جوارح اور اپنی تمام حرکات و سکنات کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دے اسی لئے ایک سچے مسلمان کی شناخت اسلام نے یہ بتائی کہ وہ ہمیشہ یہ کہتا ہے۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین۔ یعنی میرا قبلہ توجہ صرف وہ اللہ ہے جس نے زمین و آسمان پیدا کئے۔ کبھی وہ ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔ کا نعرہ لگاتا اور کہتا ہے۔ بذالک امرت وانا اول المسلمین۔ غرض ایک سچے مسلمان کا دل اور اس کا دماغ اور اس کے تمام جوارح کامل طور پر اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ اور وہ خدا اور اس کے رسول کا کامل فرمانبردار کامل مطیع اور کامل اطاعت گذار ہوتا ہے اور اس کے وجود سے کسی کو بلاوجہ دکھ پہنچنا محالات میں سے ہوتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جب دریافت کیا گیا۔ کہ مسلمان کسے کہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے تمام مسلمان محفوظ و مصئون رہیں۔ اور انہیں کسی قسم کا دکھ یا تکلیف نہ پہنچے۔ غرض اسلام ایک نہایت ہی بابرکت مذہب ہے اور جو شخص بھی اسلام کا سچا پیرو ہوتا ہے۔ اس کے اندر تمرد اور سرکشی کا نام و نشان تک نہیں رہتا۔ بلکہ اس کے کان ہر وقت الٰہی آواز کی طرف لگے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ جب بھی دیکھتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسے بلا رہا ہے۔ تو وہ اسلمت لرب العالمین کہہ کر دوڑتا ہوا خدا تعالےٰ کی طرف چلا جاتا اور ابراہیمی نمونہ بن کر خواہشات نفسانی کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے مگر چونکہ انسان میں اس قسم کا تغیر سوائے اللہ تعالےٰ کے خاص فضل کے واقع نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر مسلمان کو روزانہ پانچ نمازوں میں کم از کم ۳۲ دفعہ یہ دعا مانگنی سکھائی گئی ہے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنی اے مولا ہم کو منزل مقصود تک پہنچا اور ان راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کر جس کے نتیجہ میں ہم نعماء الٰہیہ کے مستحق بن جائیں۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے نہ صرف مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی۔ بلکہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کہہ کر اطمینان بھی دلا دیا۔ کہ اے مسلمانو جب تم مجھ سے یہ دعا مانگتے چلے جاؤ گے۔ تو میں تمہیں وہی انعامات دوں گا۔ جو تم سے قبل میں انبیاء و صدیقین اور شہداء اور صالحین کو دے چکا ہوں۔ اسی طرح مسلمانوں کو یہ دعا مانگنے کی بھی ہدایت کی۔ کہ انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین

35

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اعلان تحقیقاتی کمیشن

## برائے امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان

جملہ امیدواران برائے ملازمت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تحقیقاتی کمیشن کے پاس ۶۶ درخواستیں برائے ملازمت تاریخ مقررہ یعنی ۳۰ ستمبر تک موصول ہوئیں جن میں سے مندرجہ ذیل امیدواران کو اعلان ہذا کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اخراجات پر برائے انتخاب مورخہ ۱۱/۱۰ کو بارہ بجے سے پیشتر تحقیقاتی کمیشن کے روبرو دفتر سپرنٹنڈنٹ دفاتر قادیان میں پیش ہو جائیں۔ اور اصل سرٹیفکیٹ بھی ہمراہ لائیں

۲۔ انتخاب دو دن رہیگا۔ یعنی ۱۱-۱۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

۳۔ جن امیدواران کے نام اس فہرست میں درج نہیں وہ تشریف لانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ کیونکہ ان کی درخواستیں کسی نہ کسی وجہ سے کمیشن کے اعلان کے مطابق نہ تھیں: خاکسار غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

۲۔ خلیل الرحمن صاحب ولد عبدالرحیم خانصاحب۔ پشاور
۴۔ علی احمد صاحب ولد علی محمد صاحب کھکھا نوالی
۵۔ مبارک احمد صاحب ولد عبدالکریم صاحب [illegible]
۷۔ محمد رمضان صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب ""
۹۔ محمد عبداللہ صاحب ولد میاں علی [illegible]
۱۰۔ شرافت احمد صاحب ولد مولوی جلال الدین "" ""
۱۲۔ جھنڈے خاں ولد میاں محمد الدین "" ""
۱۳۔ صلاح الدین صاحب ولد نظام الدین قادیان
۱۴۔ اللہ بخش صاحب ولد حکیم مہر الدین صاحب چھانگا مانگا
۱۵۔ فضل الرحمن صاحب ولد مولوی فضل الٰہی صاحب قادیان
۱۶۔ عبدالرحمن صاحب ولد چوہدری نظام الدین صاحب چک ۹۹ ج ب
۱۷۔ شیخ محمد خورشید صاحب ولد شیخ اللہ داد صاحب۔ قادیان
۱۸۔ محمد نواز خانصاحب ولد میاں محمد شفیع صاحب ٹانگٹا نوالہ
۱۹۔ عبدالقادر صاحب ولد منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی راہ والی
۲۱۔ محمد ابراہیم صاحب ولد چوہدری عبدالکریم صاحب بھاماڑی
۲۲۔ عطاء اللہ صاحب ولد مولوی رحمت اللہ صاحب بنگہ
۲۳۔ احمد زماں صاحب ولد حکیم محمد زماں قادیان
۲۴۔ محمد الدین "" ولد مہر الدین "" قادیان
۲۵۔ مرزا امیر بیگ صاحب ولد منشی دین محمد صاحب بلرام پور
۲۶۔ عطاء اللہ صاحب ولد میاں اللہ دتا صاحب قادیان
۲۷۔ رحمت اللہ "" ولد چوہدری غریب "" کھیکھے
۲۸۔ محمد اشرف "" ولد "" احمد خاں صاحب قادیان
۳۰۔ عبید الرحمن "" ولد بابو محمد عالم "" کالووال
۳۱۔ سید عبدالباسط صاحب ولد میر مہدی حسین صاحب۔ قادیان
۳۳۔ ارشاد احمد خانصاحب ولد [illegible] دوگڑی
۳۴۔ عبدالکریم خانصاحب ولد خواجہ عبدالواحد صاحب قادیان
۳۵۔ عطاء اللہ صاحب ولد چوہدری تصدق حسین صاحب سرگودھا
۳۷۔ حبیب احمد صاحب ولد شیخ میر محمد صاحب نوشہرہ ککے زیاں
۳۸۔ جلال الدین صاحب ولد مولوی محمد الدین صاحب۔ بنگہ
۳۹۔ عزیز احمد صاحب ولد حکیم شیخ محمد صاحب ڈیریوالا
۴۱۔ شوکت حسین ولد منشی محمد حسین صاحب قادیان
۴۲۔ محمد عبداللہ "" ولد مہر دین "" قادیان
۴۴۔ محمد صادق صاحب ولد محمد خانصاحب شیخوپورہ
۴۵۔ عطاء اللہ "" ولد شیخ محمد صاحب قادیان
۴۶۔ عبدالرحمن صاحب ولد مولوی کرم الٰہی صاحب۔ کھارہ
۴۷۔ مرزا عبدالقدیر صاحب ولد مرزا عبدالکریم صاحب۔ قادیان
۴۸۔ محمد اشرف "" ولد چوہدری محمد منیر "" قادیان
۵۰۔ خلیفہ صلاح الدین صاحب ولد خلیفہ رشید الدین صاحب۔ قادیان
۵۴۔ مبارک احمد "" ولد گل حسن "" مہمانخانہ قادیان
۵۵۔ مقبول شاہ صاحب ولد دلاور خانصاحب اچینی پایاں ۵۷۔ رشید احمد خانصاحب ولد شیخ محمد شفیع صاحب قادیان ۶۰۔ احمد علی خانصاحب ولد محمد علی خانصاحب کریام ۶۱۔ محمد صدیق صاحب ولد محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخان
۶۲۔ سید علی شاہ صاحب ولد سید حبیب شاہ صاحب قادیان ۶۳۔ عبدالمجید صاحب ولد ابراہیم صاحب قادیان ۶۵۔ عبدالرحمن خانصاحب ولد عبدالسلام صاحب امور عامہ قادیان

اور مسلمانوں کو نصیحت کی کہ دیکھنا تمہارا صرف یہی فرض نہیں کہ تم خود اسلامی ہدایات کا نمونہ بنو۔ بلکہ دوسروں کو بھی اسلام میں داخل کرو۔ اور اپنی اولاد کو مرتے وقت یہ نصیحت کرکے جاؤ کہ لا تموتن الا وانتم مسلمون

### اسلام کی حقیقت

غرض اسلام کی حقیقت نہایت ہی لطیف ہے۔ اور اسی حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" میں بایں الفاظ بیان فرمایا ہے کہ

"اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے۔ کہ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جائے۔ اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں۔ پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جائے۔ یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کردے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں۔ کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے۔ کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے۔ اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں" (صفحہ ۵۹-۶۰)

غرض کوئی انسان مسلم کے لقب سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کردے۔ اور اپنی انانیت کو کلیتہً ترک نہ کردے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہم سب کو غافلانہ زندگی سے محفوظ رکھکر اسلام پر حقیقی طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔


# سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کیلئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایسا کام ہے جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کیلئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۸ء میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی۔ وہ بھی اس وقت واپس کردیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس ضمن میں پندرہ اکتوبر سے پیشتر روپیہ بھیجنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ احباب اپنا روپیہ ایجنٹ امپیریل بینک میرپور خاص سندھ کے نام بھیج کر اس کے ہمراہ بینک کو ہدایت کریں۔ کہ آپ کا روپیہ سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں جمع ہو۔ نیز اس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ضروری درخواست

بندہ نے مسلمانوں، عیسائیوں اور آریوں میں سلسلہ تبلیغ احمدیت جاری کر رکھا ہے۔ اس کے لئے براہین احمدیہ تصدیق براہین احمدیہ رسالہ نور الدین و دیگر احمدی لٹریچر و ٹریکٹ کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ بھیج کر ممنون فرمائیں۔ بندہ اس کے لئے تا عمر احسان مند ہوگا۔ اگر کوئی بھائی اخبار الفضل بھی مفت جاری کر سکیں۔ تو بڑی عنایت ہو۔

عبد المجید قریشی احمدی مبلغ لوہار بازار محلہ شیخاں بھوانی ضلع حصار

# دار الشکر کمیٹی کا قرعہ

۳۰ ستمبر۔ قرعہ اندازی کی گئی۔ جس میں جناب محمد حسین صاحب الہ آباد ممبر ۳۰۹ کا نام نکلا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (صدر کمیٹی)

# شکریہ

آل انڈیا نیشنل لیگ کے اجتماع پر جماعت احمدیہ قادیان کے افراد نے اپنے حسن اخلاق کا جو نمونہ دکھایا ہے اور میرے ساتھ اعلیٰ سلوک کرکے رواداری کی جو مثال قائم کی ہے وہ قابل شکریہ ہے۔ اور مختصر الفاظ میں میں اپنے دلی جذبات کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس موقع پر جو پُر معارف تقریر حضور امام جماعت احمدیہ...

# اعلان

اخبار الفضل میں ایک اعلان ف۔ق۔ مورخہ ... ملک عبد العظیم صاحب ایک زمین کی فروخت کے لئے شائع ہوا تھا۔ اس اعلان کے شائع کرنے میں ایک غلطی واقع ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ شیخ فضل قادر صاحب کا منشاء مکانوں کے متعلق اعلان کرنے کا تھا۔ مگر غلط فہمی سے ملک عبد العظیم صاحب نے زمین کو بھی شامل سمجھ لیا۔

اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ زمین کے متعلق جو اعلان کئے گئے ہیں۔ خواہ وہ ملک عبد العظیم صاحب کی طرف سے ہوں یا شیخ فضل قادر صاحب کی طرف سے منسوخ سمجھے جائیں۔ (ناظر امور عامہ)

# جنرل سروس کمپنی قادیان

کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ سامان الیکٹرک خریدیں۔ نلکہ موٹر پمپ الیکٹرک لگوائیں۔ کرایہ پر مکان لینا یا دینا ہو۔ زمین یا مکان خریدنا۔ فروخت کرنا۔ رہن رکھنا۔ یا رہن لینا چاہتے ہوں۔ تو کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ آپ کو اگر اپنی قادیان کی جائداد کے لئے انتظام کی ضرورت ہو۔ تو کمپنی کے سپرد کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح سے کام تسلی بخش ہوگا۔

مینیجر

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

# بعدالت جناب خان صلاح الدین صاحب سب جج بہادر جھنگ

دعویٰ دیوانی ۴۶/۱۹۳۷

اتم چند ولد ہر دیال بزہ ساکن حال گھیانہ

بنام پنجو خان

دعویٰ ۔ ۱/۹/۲۷

بنام

۱۔ پنجو خان ولد سلطان بلوچ ساکن ددلوانہ تحصیل شورکوٹ

۲۔ مسماۃ بہار بائی بیوہ لدھا رام ددھوا ساکن گڑھ مہاراجہ ״

۳۔ مسماۃ رکمنہ بائی زوجہ ہری چند چوگھہ ساکن ملیر عبد الرحمٰن ״

۴۔ مسماۃ دسندی بائی بیوہ حکم چند سندروی ساکن گڑھ مہاراجہ ״

۵۔ مسماۃ ٹیری بائی زوجہ جانن داس مونگیہ ساکن کوٹ بہادر شاہ ״

۶۔ بھولا رام ولد دیوا رام کھورانہ ساکن چک ۶ منگل منڈی پیر بخش تحصیل شورکوٹ جھنگ

۷۔ بھیشم رام ولد دیو رام ״ ״ پٹواری حلقہ ״ ״ ״ ״

۸۔ موتی رام ولد دیو رام ״ ״ چک ۶ ״ ״ ״ ״

۹۔ رام جی داس ولد دیو رام ״ ״ ״ ״ ״ ״

۱۰۔ گردھاری لال ولد وشنداس ״ ״

۱۱۔ موہن داس ولد گھنی شام داس ریواڑی ساکن ددلوانہ تحصیل شورکوٹ

۱۲۔ کنہیا رام ولد منگھا رام ״ ساکن ״ ״

۱۳۔ محمد بخش ولد عیسیٰ جٹ ״ ״ ״

۱۴۔ شمبرا ولد شاہ مل ״ ״ ״ ״

۱۵۔ پیرن ولد وزیرا ״ ״ ״ ״

۱۶۔ منندو ولد ناماں ״ ״ ״

۱۷۔ محمد ولد گاماں ״ ״ ״

۱۸۔ المد ولد گاماں ״ ״ ״

۱۹۔ جانن ولد قادر بخش ״ ״ ״

۲۰۔ حاجی ولد قادر بخش ״ ״ ״

۲۱۔ حسو ولد سرور ״ ״ ״

۲۲۔ المد ولد سرور ״ ״ ״

۲۳۔ سید ولد سرور ״ ״

۲۴۔ گوندر رام ولد گنیش داس بزہ ساکن روڈو سنگھ ״

۲۵۔ دیوی داس ولد سوبھا رام ریڈر عدالت جناب مجسٹریٹ صاحب بہادر درجہ سوم جھنگ

۲۶۔ گنپت رام ولد سیوا رام بزہ ساکن روڈو سلطان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان مدعا علیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۲۶/۱۰/۳۷ کو مقام صدر جھنگ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۳۱/۸/۳۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

36
Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی ۱۳۵ آف ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہندیہ مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی کنول مووی ٹون لمیٹڈ (زیر لیکوئیڈیشن) لاہور

## اطلاع برائے قرضخواہان

بذریعہ نوٹس ہذا مذکورہ بالا کمپنی کے قرضخواہاں کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ان کے لئے اپنے مطالبات پیش کرنے کے عرصہ میں توسیع کر دی گئی ہے۔ اور اب انہیں چاہیئے کہ ۱۵ / اکتوبر ۱۹۳۷ء یا اس سے قبل اپنے نام اور پتے اور اپنے قرضہ جات یا مطالبات کی تفصیل اور اگر ان کے مختار ہائے مجاز ہوں۔ تو ان کے نام پتے میسرز نذیر احمد اور الہ دین آفیشل لیکوئیڈیٹران کمپنی مذکور ۱-۱۱ اے ایبٹ روڈ لاہور کو ارسال کر دیں۔ اور اگر انہیں آفیشل لیکوئیڈیٹران مذکور یا ان کے اٹارنی یا ایڈوکیٹ کی جانب سے بذریعہ تحریری نوٹس اطلاع دیجائے تو وہ اپنے قرضہ جات یا مطالبات کا ثبوت پیش کرنے کیلئے ان تاریخوں میں جن کی ان نوٹسوں میں تخصیص کی گئی ہو۔ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں حاضر ہو جائیں اگر وہ ایسا نہیں کرینگے۔ تو انہیں کسی ایسی تقسیم کے استفادہ سے جو ایسے قرضہ جات کے ثابت کرنے سے پیشتر عمل میں آئے محروم رکھا جائیگا۔ قرضہ جات اور مطالبات کی سماعت اور فیصلہ کیلئے ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں یکم نومبر ۱۹۳۷ء کو دس بجے دن کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) ایچ۔ او۔ ٹیلر اسسٹنٹ ڈپٹی رجسٹرار

# محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الہیٰ فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامت کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ ان کیلئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔ نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

# اعلان

محلہ دار الفضل میں ایک وسیع قطعہ اراضی جو کہ احمدیہ فارم کے ملحق ہے۔ قابل فروخت ہے۔ اس رقبہ کو ۴-۴ کنال کے رقبہ میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر کنال کے ساتھ ایک بیس فٹ اور ایک دس فٹ کی سڑک لگتی ہے۔ شاہراہ ۳۰ فٹ کی ہے اس رقبہ کے جانب شرق ریلوے لائن ہے جانب غرب اراضی نواب صاحب ہے۔ جانب جنوب احمدیہ فروٹ فارم ہے۔ اور جانب شمال شاہراہ ہے۔ جو کہ موضع کھارا کو جاتا ہے۔ ہائی سکول اور ریلوے سٹیشن اور منڈی اس رقبہ سے بالکل نزدیک ہیں۔ شاہراہ پر جو رقبہ ہوگا۔ اس کی قیمت معہ فی مرلہ ہوگی۔ ۲۰ فٹ کی سڑک پر ۵۰ فی مرلہ نہایت نادر موقعہ حاجتمند احباب جلد درخواستیں ارسال کریں۔

خاکسار

چوہدری حاکم دین دوکاندار بازار ریتی چھلہ قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**پشاور ۴ر اکتوبر۔** معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کی کانگرسی حکومت میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے واحد مسلمان اسسٹنٹ فنانشل سکرٹری شیخ عطا الٰہی کی جگہ ایک ہندو مقرر کیا گیا ہے۔ جو ناگ پور سے منگوایا گیا ہے۔ مسلم حلقوں میں اس خبر سے ہیجان و اضطراب پیدا ہو گیا ہے

**لکھنؤ ۴ر اکتوبر۔** یو پی اسمبلی کے اجلاس میں آج چار دن کی بحث کے بعد نمائندہ اسمبلی کے متعلق ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ مسٹر عزیز احمد خان اور نواب صاحب چھتاری کی ترمیمیں تقسیم آراء کے بغیر ہی مسترد ہو گئیں۔ نواب محمد اسمٰعیل خان کی ترمیم تقسیم آراء پر نامنظور ہو گئی۔ اس پر چوہدری خلیق الزمان لیڈر مسلم لیگ نے بیان دیا۔ کہ دیگر صوبوں میں ہماری ترمیم سے مشابہ ترمیم منظور کر لی گئی۔ مگر یو پی اسمبلی نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ اس لئے ہم بطور احتجاج اجلاس سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ لیگ پارٹی اور انڈیپنڈنٹ پارٹی اس کے بعد اجلاس سے اٹھ کر چلی گئی

**لاہور ۴ر اکتوبر۔** کل صبح سر سکندر حیات خان صاحب وزیر اعظم پنجاب شملہ سے لاہور وارد ہوئے۔ اور اسی رات اپنے وطن واہ چلے گئے۔ جہاں وہ ۷ر اکتوبر تک قیام کریں گے۔

**امرتسر ۴ر اکتوبر۔** مجیٹھہ سکول کے عیسائی ہیڈ ماسٹر نے اسلام کے متعلق جو ریمارکس دئے تھے۔ اور ان کی وجہ سے مسلمانوں میں جو اضطراب پیدا ہو گیا تھا۔ اسے رفع کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ہیڈ ماسٹر نے مسلمان قوم سے معافی مانگ لی ہے۔ میر مقبول محمود (وزیر اعظم کے پارلیمنٹری سکرٹری) آج مجیٹھہ پہنچے۔ جہاں انہوں نے ایک عام اجلاس میں تقریر کی اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مجیٹھہ میں ایک مسلم ہائی سکول کھولا جائے۔

جس میں تمام قوموں کے طالب علم داخل ہو سکیں گے۔ اجلاس میں تین ہزار روپے کے چندے کا اعلان کیا گیا۔

**کلکتہ ۴ر اکتوبر۔** مسٹر ایم این رائے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کلکتہ میں حسب ذیل ریزولیوشن پیش کرینگے آل انڈیا کانگرس کمیٹی ان تمام قیدیوں کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کرتی ہے جنہیں مقدمہ چلائے بغیر قید یا نظربند رکھا گیا ہے۔ تمام ابتدائی کانگرس کمیٹیوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ عوام الناس کو ساتھ ملانے کی کوشش کریں کانگرسی وزیر اس ریزولیوشن کی حمایت کے لئے دھمکی دے سکتے ہیں کہ وہ استعفاء دے کر آئینی جمود طاری کر دیں گے۔

**کلکتہ ۴ر اکتوبر۔** اخبار ہندوستان سٹینڈرڈ رقمطراز ہے کہ انڈین نیشنل کانگرس کے آئندہ اجلاس کے لئے جو ہری پور میں منعقد ہو گا۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کو مجلس استقبالیہ نے اتفاق رائے سے صدر منتخب کر لیا ہے۔

**پٹنہ ۴ر اکتوبر۔** پرسوں رام موہن رائے سکول کے ہندو اور مسلمان طالب علموں میں لڑائی ہو گئی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہیڈ ماسٹر نے ہندو طلبہ کو گاندھی جی کی سالگرہ سکول میں منانے کی اجازت دیدی مگر انہیں قطعی طور پر ہدایت کر دی کہ وہ اپنے مسلمان دوستوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے بندے ماترم کا گیت گانے سے احتراز کریں بیان کیا جاتا ہے کہ عین اس وقت جب کہ تقریب منائی جا رہی تھی۔ جس میں مسلمان طالب علم بھی شریک تھے۔ ایک ہندو طالب علم نے ہیڈ ماسٹر کی قطعی ہدایت کے باوجود بندے ماترم کا گیت گانا شروع کر دیا۔ جس پر ہنگامہ برپا ہو گیا۔ اور طالب علم آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ متعدد طالب علم زخمی ہوئے۔

**شملہ ۴ر اکتوبر۔** اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت پنجاب پنجاب کے جنوب مشرقی ٹیوب ویل کے ذریعے آبپاشی کی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ کیونکہ وہاں نہر کے ذریعے آبپاشی کا ممکن نہیں ہو سکتا۔ مسٹر منوہر لال وزیر مالیات کل عازم یو پی ہو جائیں گے۔ جہاں آپ سر ڈبلیو ایل سٹیمپ سکرٹری مفاد عامہ یو پی کی معیت میں ضلع میرٹھ جا کر ٹیوب ویل سسٹم کا معائنہ کریں گے۔

**سری نگر ۴ر اکتوبر۔** حکومت کشمیر کے سرکاری اعلان سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے تحصیل راجوری ضلع ریاسی کے ملک راجپوتوں کو زراعت پیشہ قوم تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ قانون انتقال اراضی جموں مجریہ ۱۹۱۰ء کے ماتحت اس کا اعلان کر دیا گیا ہے

**لنڈن ۴ر اکتوبر۔** مقدمہ غبن پیپلز بنک کے ملزموں مسٹر کے ایل گابا۔ ایم۔ ایل۔ اے پنڈت ردیا نتھ رینہ وغیرہ کے خلاف مسٹر جی۔ سی ہلٹن سپیشل سشن جج کی عدالت میں از سر نو سماعت شروع ہو گئی عدالت کی امداد کے لئے چار اسیسر بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

**لاہور ۴ر اکتوبر۔** نہر کے پل اور ریلوے پل کے درمیان اپر مال روڈ کے قریب آتشزدگی کا ایک خوفناک واقعہ رونما ہوا۔ جس میں مزدوروں کے گیارہ کنبے بے گھر ہو گئے۔

**بیت المقدس ۵ر اکتوبر۔** بیت المقدس کے قدیم شہر میں ہفتہ کے روز عرب نوجوانوں کے گروہوں نے بازاروں میں پھر کر ہڑتال کرانے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس بھی تاجروں کو حفاظت کا یقین دلاتی رہی۔ جافا میں بھی ہڑتال کی گئی۔

**پیرس ۴ر اکتوبر۔** ایک اعلان مظہر ہے کہ ڈیوک اور ڈچس آف ونڈسر مزدوروں کے حالات کے مطالعہ کے لئے عنقریب جرمنی اور امریکہ جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسی مقصد کے پیش نظر وہ اور ملکوں کی بھی سیاحت کریں گے۔

**لنڈن ۴ر اکتوبر۔** آج سر آسولڈ موسلے کے زیر انتظام لنڈن کے ہزارہا فسطائیت کے مخالفوں نے جلوس نکالا۔ جس کے دوران میں ان کا پولیس کے ساتھ تصادم ہو گیا۔ اور کئی وحشیانہ مناظر دیکھنے میں آئے۔

**نانکنگ ۵ر اکتوبر۔** گزشتہ ہفتہ شمالی چین سے جنگ کی اطلاعات چین کے لئے اگرچہ مایوس کن تھیں لیکن اب نہایت امید افزا خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ چنانچہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ٹین سکین لنگاڈ ریلوے پر چینی افواج نے ایک نہایت کامیاب دفاع کا انتظام کیا ہے۔ اور ڈنگچو اور پوٹو کے درمیان ایک مقام پر پہنچ گئی ہیں۔ اور ایک ہزار جاپانی فوجیوں کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔

**امرتسر ۴ر اکتوبر۔** گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ تخم حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۸ آنے ہے

**پشاور ۴ر اکتوبر۔** آج یہاں تین سکھوں پر حملہ کیا گیا۔ ایک شخص نے ڈھکی نعل بنداں میں ایک سکھ پر حملہ کیا اور اسے وہیں ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد وہ بھاگ گیا۔ اور جہانگیر پورہ بازار میں دو مزید سکھوں پر حملہ کیا۔ اور انہیں زخمی کر دیا حملہ آور غائب ہے۔

**بمبئی ۴ر اکتوبر۔** ۳۸۲۷۱۳ روپے کا سونا اس ہفتہ بمبئی کی بندرگاہ سے غیر ممالک کو بھیجا گیا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی